قابلؔ اجمیری (عبدالرّحیم)

- پیدائش : ۱۹۳۱ء اجمیر شریف
- وفات : ۱۹۶۲ء حیدرآباد، سندھ
- تصانیف : دیدۂ بیدار، خونِ رگِ جاں، کلیاتِ قابل۔

غزل

حاصلاتِ تعلّم یہ غزل پڑھ کر طلبہ : (۱) شعر سُن کر محظوظ ہوسکیں اور اس کے محاسن کی تفہیم کرسکیں۔
(۲) درسی تحریر (غزل) کو اوصافِ بلند خوانی (صحتِ تلفظ، درست لب و لہجے، رموزِ اوقاف، اعتماد، زیر و بم) کے لحاظ سے پڑھ سکیں۔
(۳) تخلیقی سطح کی کوئی تحریر (غزل، نظم وغیرہ) کا مناسب انتخاب کرکے پیش کرسکیں۔

عشرتِ زِیست کہاں غم کے ہنر ہونے تک
پھول بھی ہنس نہ سکے چاک جگر ہونے تک

رات کٹ جائے گی چھا جائے گا زنداں پہ سکوت
شورِ زنجیر ہے دیوار میں در ہونے تک

ظلمت و نور میں تفریق ابھی مشکل ہے
رات، سو رنگ بدلتی ہے سَحر ہونے تک

سورج اُبھرے گا تو چَھٹ جائیں گے راہوں کے غُبار
منزلیں گم ہیں مگر گرمِ سفر ہونے تک

منزلِ شب میں یہی رختِ سفر ہے قابلؔ
درد کی خیر مناتا ہوں سَحر ہونے تک

مشق

سوال نمبر۱ : درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

(۱) ظلمت و نور میں تفریق ابھی مشکل ہے ـــ رات سو رنگ بدلتی ہے سحر ہونے تک
(۲) عشرتِ زیست کہاں غم کے ہنر ہونے تک ـــ پھول بھی ہنس نہ سکے چاک جگر ہونے تک

سوال نمبر۲: درج ذیل الفاظ و محاورات کا مفہوم واضح کیجیے:

رختِ سفر	عشرتِ زیست	رات کٹ جانا	چاک جگر ہونا	گرم سفر ہونا

سوال نمبر۳: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) "رات کٹ جانا، سکوت، شورِ زنجیر، دیوار، در، زندان" اِن لفظوں میں صنعت پائی جاتی ہے:
(الف)صنعتِ تضاد (ب)مراعات النظیر (ج)تعلیل (د)مبالغہ

(۲) عشرتِ زیست سے مراد ہے:
(الف)غم زدہ حیات (ب)عیش والی حیات (ج)ابدی حیات (د)آبِ حیات

(۳) شاعر نے غزل میں تعریف کی ہے:
(الف)ظلمت و نور سے (ب)رنگ و بُو سے (ج)نورِ سحر سے (د)چاند و سورج سے

(۴) غزل کے آخر میں ہوتا ہے:
(الف)مطلع (ب)مقطع (ج)تخلص (د)ردیف

(۵) کٹ جائے گی:
(الف)صبح (ب)شام (ج)رات (د)سحر

سرگرمیاں

- طلبہ مختلف گروپوں میں تقسیم ہوکر اسکول لائبریری، اخبارات، رسالوں یا درسی کتابوں سے تخلیقی سطح کی کوئی غزل یا نظم منتخب کرکے جماعت میں پیش کریں گے۔
- طلبہ اوصافِ بلند خوانی کو پیشِ نظر رکھ کر غزل پڑھنے کا مقابلہ کریں گے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق رہ نمائی کیجیے۔ نئ صنعتوں کی خاص طور پر تفہیم ضروری ہے۔
اس کام کے لیے جماعت میں پڑھانے سے قبل خود مطالعہ کیجیے اور تخلیقی تحریر (غزل) کا انتخاب کرکے طلبہ کو دکھائیے اور سمجھائیے۔